Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۹ ربیع الاول ۱۴۱۱ ھ، ۳۰ تبوک ہش ۱۳۶۹، ۳۰ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۷۲

اللہ تعالیٰ کی ذات مجیب الدعوات ہے اور جس شخص کی دعائیں کثرت سے سُنی جاتی ہوں اسے مستجاب الدعوات کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو مستجاب الدعوات بنائے۔ (ادارہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلاء ہوتا ہے اور دُنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں یہ سب شامتِ اعمال ہی سے آتی ہیں۔ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ لوگ ایک دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ ہم پر اگر مصیبتیں آئیں تو کیا ہؤا؟ انبیاء علیہم السلام پر بھی مصیبتیں آئی ہیں لیکن وہ نہیں جانتے کہ انبیاء علیہم السلام کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے اُن کی مصائب اور مشکلات کو کوئی نسبت نہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی مصائب میں لذّت ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ ان سے محبت بڑھتی ہے اور ان کا فوق العادت استقلال اور رضا و تسلیم اعلیٰ درجہ کی معرفت کا باعث بنتا ہے۔ برخلاف اس کے یہ مصیبتیں اور بلائیں و بائیں جو گناہ کی شامت سے آتی ہیں اُن میں درد اور تکلیف کے علاوہ خُدا سے بُعد ہوتا ہے اور ایک تاریکی چھا جاتی ہے۔ آخر بالکل تباہی اور بربادی ہو جاتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک زہر ہے زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے۔ یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ اور رُسلؑ کو اسی لیے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید اس لیے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا،

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

نادار مریضوں کیلئے عطایا کی تحریک

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمتِ خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے۔ اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلاتمیز مذہب و ملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ

"ساری دنیا میں اس روح اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو۔"

مستحق مریضوں کے مفت علاج کی یہ خدمتِ خلق ہمیشہ مخلصین جماعت احمدیہ کے عطایا پر منحصر رہی ہے۔ مستحق مریضوں کی امداد کے لئے صدقہ کی رقوم احبابِ جماعت ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محتاج و ضرورت مند بندے کی مدد خالقِ دوجہاں کی مدد کے مترادف ہے۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ موت کے منہ میں سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت سب سے عظیم صدقہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ عطایا برائے مستحق مریضان کی مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ فضلِ عمر ہسپتال خدمتِ خلق کے کام کو جاری رکھ سکے۔

ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

حقیقی نیکی کے اُوپر بدی غالب آ ہی نہیں سکتی

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور نے فرمایا

"کسی احمدی کے لئے اس خوف کی ضرورت تو بہرحال نہیں کہ گندے مغربی معاشرے کی برائیاں ہماری بھلائیوں کو کھا جائیں گی۔ جن میں حسنات ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہؤا کرتے۔ جن میں خوبیاں ہیں ان کی خوبیاں لازماً غالب آیا کرتی ہیں۔ نسلیں وہی ضائع ہوتی ہیں جو حسنات سے خالی ہوتی ہیں۔ چنانچہ اپنے خلاؤں کو تلاش کرو اور ان خلاؤں کو نیکیوں سے بھرنے کی کوشش کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسنات ہی ہیں جو پہلے بھی غالب آئی تھیں اور آج بھی غالب آئیں گی۔ اس لئے انہیں اپنائے بغیر یہ خیال کر لینا کہ ہم اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو بچا سکیں گے درست خیال نہیں۔ حقیقی نیکی کے اوپر بدی غالب آ ہی نہیں سکتی بلکہ حقیقی نیکی ہی ہے جو بدیوں کو ختم کرتی ہے۔۔۔ اپنے نیک تصورات کو نیک اعمال کے روپ میں ڈھالیں۔ اپنے خلاؤں کو بھرنے کے نتیجہ میں آپ اور آپ کی اولاد ماحول سے خطرہ محسوس کرنے کی بجائے ماحول پر غالب آنے لگے گی۔ ممکن ہی نہیں ہے کہ خدا سے پیار کرنے والوں، خدا کا ذکر کرنے والوں، خدا کی محبت کے داعی ہونے کے خوف میں ہر وقت مرتے رہنے والوں پہ دنیا کا ماحول غالب آسکے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام لاس اینجلس۔ امریکہ)

صد سالہ جشن تشکر کیلئے فراہم کی جانے والی رقوم کو جوبلی فنڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کیا آپ نے اپنا وعدہ ادا کر دیا ہوا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۰ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۳۰ ستمبر ۱۹۹۰ء

اندرونی تبدیلی

کہتے ہیں کہ روٹی روٹی کہنے سے پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اگر روٹی آپ کے سامنے پڑی ہو اور آپ اسے استعمال نہ کریں تو پھر بھی بھوک کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ روٹی کو استعمال کیا جائے — کھایا جائے۔ کھانے ہی سے پیٹ بھر سکتا ہے۔

اسی طرح صرف زبان سے اللہ اللہ کہنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کیا جائے اور ان صفات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا جائے۔ اور ان کے مطابق خدا کے سلوک کی امید رکھی جائے۔

احمدیہ جماعت میں داخل ہو جانا تو کوئی بڑی بات نہیں ایسا کرنے سے وہ فوائد ہرگز حاصل نہیں ہو جاتے جو احمدی ہوجانے سے حاصل ہونے چاہئیں۔ ضروری ہے کہ اس کی اہمیت کو سمجھا جائے اور اس کیمطابق عمل کیا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔ بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں"

حقیقت یہ ہے کہ اندرونی تبدیلی کے بغیر صرف زبان سے کہتے رہنا کہ میں احمدیہ جماعت میں داخل ہوں کسی صورت میں بھی کافی نہیں ہو سکتا۔ واضح تبدیلی نظر آنی چاہیئے اور اس تبدیلی کا دوسروں پر بھی اثر پڑنا چاہیئے۔ جب ہم جماعت میں داخل ہوتے ہیں تو کچھ عہد کرتے ہیں۔ یہ تمام کے تمام ہماری اندرونی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں اسی لئے حضور نے فرمایا ہے کہ "اپنے وعدے پورا کریں"۔ ان وعدوں کا پورا کرنا ہی دراصل کسی شخص کو جماعت کی حقیقی ممبر شپ کا حقدار بناتا ہے۔

اور یہ کہ یہ وعدے پورے کرنے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضور (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

"جو کچھ کرنا ہے اب کر لو جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو"

حضور کے ارشادات کے پیش نظر ہم سب کو لازم ہے کہ اندرونی تبدیلی پیدا کریں اور جلد از جلد کریں۔

روشنیوں سے مل کر مَیں نے اپنی رات بِتائی
اَوروں کی سُننے سے پہلے اپنی بات سُنائی
جو ظلمت کے گرویدہ تھے وہ جی بھر کر روئے
باقی سارے لوگوں نے خوشیوں کی عید منائی

——— ابوالاقبال

○

مری وفا بھی نظر میں تری دغا ٹھہرے
ریا پرست ترے پاس باصفا ٹھہرے

ہر اک قدم پہ جسے حادثوں نے زخم دیئے
وہ کم نصیب ترے اس جہاں میں کیا ٹھہرے

جنہیں ہم اپنا سمجھتے تھے، اجنبی نکلے
جنہیں ہم اجنبی کہتے تھے، آشنا ٹھہرے

ہوائے گردشِ حالات تند و تیز رہے
تو کیسے جلتا ہوا آس کا دِیا ٹھہرے

بتائیں آپ کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں
کہ جب نہ کوئی نگاہوں میں آپ سا ٹھہرے

الٰہی خیر نہیں رہروانِ منزل کی
"جو راہزن تھے وہی آج رہنما ٹھہرے"

مثالِ قطرۂ شبنم لرز رہا ہے دل
یہ تیرے حُسن کے جلووں کے آگے کیا ٹھہرے

جہاں بھی سجدہ کروں، اُس کا نقشِ پا دیکھوں
اُٹھے قدم تو اُسی آستاں پہ جا ٹھہرے

مَیں رُک کے دیکھ ہی لوں عمرِ رفتگاں کے نشاں
ذرا سی دیر جو رہوار وقت کا ٹھہرے

منیرہؔ جب بھی اُسے بھولنے کا عزم کروں
وہ بن کے عکس مری چشمِ تر میں آ ٹھہرے

سیّدہ منیرہؔ ظہور

○

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ——— آغا سیف اللہ، پرنٹر: ——— قاضی منیر احمد
مطبع: ——— ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: ——— دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ——— ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز

(دو پیغامات)

پاکستان کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز اور رائل کالج آف فزیشنز آف ایڈن برا کی مشترکہ میٹنگ کے موقعہ پر صدر پاکستان محترم غلام اسحٰق خان نے پیغام دیتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز آف پاکستان رائل کالج آف فزیشنز آف ایڈن برا کے اشتراک سے کراچی میں ایک مشترکہ سائنٹیفک سیشن منعقد کر رہا ہے جس کے بعد پاکستان کے پانچ دیگر مشہور شہروں میں بھی جہاں پر اس کالج کے چیپٹرز ہیں ایسی ہی میٹنگیں کی جائیں گی

کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کا اس ملک میں پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل ایجوکیشن کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے میں بڑا حصہ ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ مشترکہ سیشن کالج کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے نئے راستے اور ذرائع معلوم کرنے میں ممد ثابت ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس کالج نے کالج آف فزیشنز آف ایڈن برا اور دوسرے یو۔کے کے رائل کالجوں سے ملنے والی رہنمائی سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ ہمارے معیار کے تعین کے لئے اپنے ممتحن نیابت (DEPUTATION) پر بھیجتے رہے ہیں۔ اور ہمارے ایف۔سی۔پی۔ایس ڈپلوموں کو اپنے ڈپلوموں کے ساتھ تبادلہ اور برابری کی بنیاد پر تسلیم کیا ہے۔

رائل کالج آف فزیشنز آف ایڈن برا نے اپنی ایک سمندر پار کی میٹنگ اجتماعی طور پر کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز آف پاکستان کے ساتھ منعقد کر کے دونوں کالجوں کے درمیان پہلے سے موجود برادرانہ تعلقات کو مزید مضبوط کیا ہے جو کہ دونوں کالجوں کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

میں اس موقعہ پر رائل کالج آف فزیشنز آف ایڈن برا کے اس جذبے GESTURE کے لئے اپنے گہرے قدردانی کے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے معزز نمائندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اس مشترکہ سیشن کی مکمل کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔

برائے مہربانی، فیلوز اینڈ ممبرز آف دی رائل کالج آف فزیشنز آف ایڈنبرا اور اسی طرح کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز آف پاکستان کو، ان کے کراچی میں منعقد ہونے والے مشترکہ سائنٹفک سیشن کے موقعہ پر بھیجے گئے۔ تہنیت کے پیغام کے لئے، میرے گرم جوشی کے ساتھ شکریے کے جذبات پہنچا دیں۔ سرپرست ہونے کے ناطے سے میرے لئے یہ پیغام بہت مسرت کا موجب ہوا۔ میں اس خوش آئند اور کامیاب میٹنگ کے لئے تمام متعلقہ لوگوں کو اپنی نیک تمناؤں کا تحفہ بھیج رہی ہوں۔

شذرات

لوزن۔ سیین

جانوروں کی دیکھ بھال

گدھے کو آپ بے وقوف اور ضدی تو کہہ سکتے ہیں لیکن جتنا کام اس سے لیا جاتا ہے اس کے پیش نظر اس کی تعریف کرنا مقصود ہو تو شائد یہ کسی دوسرے جانور سے پیچھے نہ رہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ان سے آگے ہی رہے۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ بوجھ اٹھانے کے لئے گدھے کے متعلق یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ یوں بوجھ لاد دیا ہے جیسے گدھے پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ اور اگر گدھا واقعی تنومند اور پورے قد کاٹھ کا ہو تو یقیناً خوبصورت بھی لگے گا بے وقوف بھی نہیں کہلائے گا اور صحت مند ہونے کی وجہ سے چڑچڑے پن کا اظہار بھی نہیں کرے گا۔

سوڈان میں سفر کرتے ہوئے جب ایک علاقے کے ڈپٹی کمشنر صاحب کے ہاں قیام ہوا تو یہ بات دیکھنے میں آئی کہ جونہی شام کا وقت ہوتا ڈپٹی کمشنر صاحب اپنا ایک تنومند گدھا جو عام گھوڑے کے قد کاٹھ سے کسی ہی قدر کم تھا اصطبل میں سے نکالتے اور اس پر سواری کرتے ہوئے سیر کے لئے (بہ جا دہ بیا) یہ معلوم ہونے پر کہ وہ گدھے پر سواری کرتے تھے اس لئے عجیب سا لگتا کہ ہمارے اپنے علاقوں میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اس سج دھج سے اپنے گدھے پر بیٹھتے تھے کہ انہیں بھی لطف آتا اور دیکھنے والوں کو بھی۔ عام طور پر پونی یعنی چھوٹا گھوڑا بچوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور بعض سیرگاہوں میں بھی بچوں کی سیر و تفریح کے لئے ان گھوڑوں کی مانگ ہوتی ہے لیکن اب بہت سے علاقوں میں ان چھوٹے گھوڑوں کی بجائے گدھوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ انگلستان میں بلیک پول ہی کو دیکھئے وہاں کی بیچ (Beach) پر ہزاروں گدھے سواری کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں یہاں سواری سے ایسی سواری مراد نہیں ہے جو لمبے فاصلے طے کرنے سے تعلق رکھتی ہو بلکہ بیچ پر سیر و تفریح کے لئے بچوں کے کام آنے والے گدھوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ وہاں پر وہ لوگ جو جانوروں پر ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتے اور جو ہر وقت اس تاڑ میں رہتے ہیں کہ کہیں کسی جانور سے ضرورت سے کام لیا جائے۔ تو حکومت کے پاس شکایت کر کے اس بات کو رکوایا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ بلیک پول میں گدھوں کے لئے ٹیکوگراف آلہ استعمال ہونا چاہیئے تاکہ پتہ چل سکے کہ گدھے سے کتنا کام لیا گیا ہے۔ اور اگر یہ آلہ اتنا کام ریکارڈ کرے جو ضرورت سے زیادہ ہو تو گدھے کے مالک کی شکایت کی جا سکے کہتے ہیں کہ یہ ٹیکوگراف کی تجویز اس وقت سامنے آئی جب ...۳۰ گدھوں کی سالانہ رجسٹریشن کی جا رہی تھی۔ مس پیٹر سمسن جو جانوروں کے حقوق کی پاسداری کرنے والی کمیٹی کی رکن ہیں نے بتایا "ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ گدھوں کو ٹیکسی یا بس کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے اور ان کی محنت کا پوری طرح ریکارڈ نہیں رکھا جاتا انہوں نے یہ بھی کہا کہ موجودہ زمانے میں ایک مائیکرو چپ پر یہ سارا ریکارڈ رکھا جا سکتا ہے اور اس مائیکرو چپ کو گدھے کے کان سے چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ جن معلومات کا اس ریکارڈ میں ہونا ضروری ہے وہ گدھے کا نام، اس کی عمر اور اس کی صحت کی کیفیت ہے اور ان باتوں کے ساتھ ساتھ کہ وہ کتنا کام کرتا ہے اور ریت پر اسے کتنے میل چلایا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ بعض مالکان خر ایسے بھی ہیں جو رجسٹر کروانے کے لئے کسی تنومند گدھے کو لے آتے ہیں لیکن پھر اسے غائب کر دیتے ہیں اور اس رجسٹریشن کو کسی کمزور یا مریل گدھے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور کہ اس وقت ایسی بات کو چیک کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

گدھوں کے مالکان کی ایسوسی ایشن نے اس بات سے انکار تو نہیں کیا لیکن یہ ضرور کہا ہے کہ یہ بات واقعی چیک کرنے میں مشکلات پیش کرتی ہے۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ گدھا جو جانوروں میں سب سے کم وقار جانور مانا جاتا ہے اسکی حفاظت کے لئے اور اس سے زیادہ کام نہ لینے کے لئے بھی ایسوسی ایشنز مصروف عمل ہیں اور وہ چاہتی ہیں کہ ٹیکوگراف کے ذریعے اس بات کا ریکارڈ رکھا جائے کہ اس غریب جانور سے ضرورت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ جذبہ کتنا اچھا ہے اور اگر اسی جذبے کو اور پھیلا دیا جائے تو نہ صرف اسے تمام جانوروں پر حاوی کیا جا سکتا ہے بلکہ انسانوں کی مشکلات بھی رفع کی جا سکتی ہیں۔ دنیا میں کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنی ہمت سے زیادہ کام کرتے ہیں اور اپنی صحت برباد کر لیتے ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اسی محنت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں سے ہلاک ہو جاتے ہیں اور اپنے خاندان کے کئی افراد کے لئے خاصی مشکلات چھوڑ جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جوں جوں انسان کے دل میں یہ احساس بڑھتا ہے کہ وہ کسی کو تکلیف میں نہ دیکھے ایسی باتیں سامنے آنے لگتی ہیں اور ان کے علاج بھی سوچے جاتے ہیں۔

کیا مغربی انسان بدل رہا ہے

سائنسدانوں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ مغربی اقوام کی شکل و صورت بدل رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گذشتہ ۳۰ سال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ ان کی زندگی کا سٹائل زیادہ تر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا بن گیا ہے کہ وہ بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ یعنی دفتروں میں بیٹھ کر۔ ان کی جسمانیت میں فرق پڑنے لگا ہے۔ یہ بات ٹائمز میں ایک سائنسدان رابرٹ میتھیوز نے اپنے ایک مضمون کے ذریعے پیش کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ آج سے ۵ سے ۱۵ ملین سال پہلے سے جسے ہم انسان کہتے ہیں اس میں جسمانی تبدیلیاں ہونی شروع ہوئیں۔ سب سے اہم تبدیلی جو اس عرصے میں واقع ہوئی وہ یہ تھی کہ چار پاؤں پر چلنے کی بجائے وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور دو پاؤں پر چلنے لگا اور دوسرے دو پاؤں کو اپنے ہاتھوں کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اٹلی سے ایک رسالہ فزیولوجیا PHYSIOLOGIA چھپتا ہے اس میں ایک ایڈیٹوریل کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ اب بھی جسم میں کچھ تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ یہ مضمون پروفیسر کرکو لالیو CRUCCO LALIO کا لکھا ہوا ہے یہ پروفیسر صاحب آویزو یونیورسٹی میں تدریس کا کام کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مغرب کا انسان کولہوں کے قریب سے بدلنے لگا ہے۔ ۱۹۵۰ سے لے کر اب تک کا مشاہدہ بتاتا ہے کہ مغربی لوگوں میں جسم کا یہ حصہ زیادہ موٹاپے کی طرف چلا گیا ہے اور گولائی کی طرف بھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ لوگ زیادہ تر کرسی پر بیٹھ کر دفتری کام کرتے ہیں اس لئے ان کے جسم کا یہ حصہ تبدیل ہونا شروع ہو گیا ہے وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاتھ اور بازوؤں میں بھی تبدیلی آنی شروع ہو گئی ہے۔ چونکہ ڈیسک پر بیٹھے بیٹھے دور سے بھی کاغذ پکڑنے پڑتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بازو تین فی صد زیادہ لمبے ہو گئے ہیں۔ اور یہ جو تبدیلیاں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ ان کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ہاتھ زیادہ پھیلا کر میز پر سے چیزوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ان سب تبدیلیوں سے زیادہ حیران کن تبدیلی انسانی کھوپڑی میں آئی ہے۔ کھوپڑی کا وہ حصہ جو سر کے پیچھے کی طرف ہے اور جہاں پر ہمارے غیر شعوری خیالات جمع ہوتے رہتے ہیں وہ ۵ فی صد بڑھ گیا ہے۔ پروفیسر لالیو کا کہنا ہے کہ اگرچہ پوری طرح یہ تبدیلیاں سمجھ میں تو نہیں آئیں لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ میز پر بیٹھ کر مختلف قسم کے کام کرنے پڑتے ہیں بیٹھنے کی پوزیشن ہاتھوں سے کام لینے کا عمل۔ یہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو پہلے تو موجود نہیں تھیں اب موجود ہیں تو جسم میں تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ پروفیسر لالیو نے کمپیوٹر کے ذریعے یہ معلوم کیا ہے کہ ۱۴ لاکھ نوے ہزار سال گزرنے کے بعد پھر اپنے آباؤ اجداد یعنی جانور کی طرح ہو جائیں گے وہ کہتے ہیں کہ اب بھی وہ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اس بات کا اقرار کر لینا چاہئے کہ مغربی انسان اب نئے انسان میں ڈھل رہے ہے ان کا خیال یہ ہے کہ کام کاج کی موجودہ صورت کو پیش نظر دیکھتے ہوئے اس نئے انسان کو ہومو سکرا HOMO SCURRA کہنا چاہئے۔

خدا نہ کرے کہ انسان کی شکل و صورت اتنی بدل جائے اور اس کے جسم کی کیفیت اس قسم کی ہو جائے کہ وہ ایک چوپایہ لگنے لگے اور چوپایہ بھی بندر کی قسم کا۔ ہم تو یہ بات مانتے ہی نہیں کہ انسان کے آباؤ اجداد بندر جیسے جانور تھے اور ہم یہ بھی نہیں مانتے کہ آئندہ کبھی ایک دفعہ پھر ایسا ہو جائے گا انسان انسان ہی پیدا ہوا اور انسان ہی کی شکل و صورت میں اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ قیامت اس دنیا کے خاتمے کا باعث نہ بن جائے۔ ہاتھوں کا کسی قدر لمبا یا چھوٹا ہونا اور کولہوں کا کسی قدر موٹا یا کم موٹا ہونا اس بات کی ہرگز دلیل نہیں بن سکتے کہ انسان پہلے بھی بندر تھا اور اب پھر ایک دفعہ بندر ہی کی شکل و صورت اور اس کی جسمانیت اختیار کرنے والا ہے ☆

محفوظ تحریریں

عزیزم مکرم بشیر احمد زاہد
آپ کا پُر خلوص خط ملا ....

آپ کو علمی و ادبی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ دَور علمی جہاد کا ہے اور آپ .. ... اس میدان میں قابلِ قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تحریریں دلکشی پیدا کرے اور لوگ ہدایت پائیں۔ تمام عزیزوں کو میرا سلام دیں۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو اور نیک حسرتیں پوری فرمائے

مرزا طاہر احمد
(امام جماعت احمدیہ الرابع)

یاد رفتگاں

مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب

امۃ السمیع اہلیہ عبدالعزیز

آج جب کویت کے حالات کے پیش نظر پاکستانیوں کی واپسی کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو اچانک مجھے اپنے پیارے ابوجان (یعنی اپنے سسر صاحب) کی یاد آ گئی۔ جو ایک لمبے عرصہ تک کویت میں رہے اور پھر اچانک ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو کار کے حادثہ میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ میرا ذہن ماضی کے دریچے کھولنے لگا جب ابوجان ہر سال دو ماہ کے لئے گھر آیا کرتے تھے۔ اور پھر ہمارے گھر کی رونق میں کتنا اضافہ ہو جاتا تھا۔ میں آپ کو پہلے بھی جانتی تھی مگر شادی کے بعد ان کو قریب سے دیکھا۔ میں نے آپ کو ایک نہایت پروقار اور سراپا محبت شخصیت پایا۔ آپ انتہائی درجہ کے مشفق انسان تھے۔ ہمدردی کا جذبہ بہت زیادہ تھا دل میں خوف خدا تھا۔ اپنا ہو یا پرایا جس حد تک ہو سکتا۔ اظہار ہمدردی کرتے۔ جماعت سے بے حد انس تھا۔ دین کی خدمت کرنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ اور ہمیں بھی تلقین کرتے کہ چندے دل کھول کر دیا کرو۔ برکت ہوتی ہے۔ اپنی وفات سے ایک سال قبل وصیت کا مکمل حساب کتاب کروایا اور جب ہم نے پوچھا کہ ابوجان یہ کیا کر رہے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ زندگی کا کیا بھروسہ۔ اپنے والدین کی بہت عزت کرتے اور اکثر کہتے کہ آج میں جو کچھ ہوں اپنے والدین کی دعاؤں سے ہوں۔ کبھی بھی کسی بات میں ان سے تلخ بات نہ کرتے۔

اپنے تمام رشتہ داروں اور عزیزوں سے بہت پیار تھا۔ ان کی بہت عزت کرتے اچھے کھانے پکوانے کا بے حد شوق تھا۔ اور پھر کسی مہمان کو کھانا کھلائے بغیر نہ جانے دیتے ہر کسی کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔

غریبوں کے بے حد ہمدرد تھے۔ دل کھول کر ان کی مدد کرتے۔ بلکہ چپکے سے امداد کرنا پسند کرتے۔ اکثر کہتے غریبوں کا بہت حق ہوتا ہے۔ آپ کو دولت جمع کرنے کا زیادہ شوق نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل تھا۔ مگر تکبر نہ کرتے۔ عاجزی بے حد پسند کرتے۔

نوکروں کا بھی بہت خیال رکھتے۔ جیسا خود کھاتے ویسے ہی انہیں دینے کو کہتے اور ان کی بھی عزت کرتے کہتے کہ گاڑی کی اگر رات کے وقت کسی بیمار کو ضرورت پڑے تو کبھی انکار نہ کرنا۔

آپ جب کبھی گاڑی پر بازار جا رہے ہوتے اور جگہ ہوتی تو ضرور راہ چلتے کو بٹھا لیتے۔ اپنی اولاد سے بھی بہت پیار تھا۔ اپنی بیٹیوں کی شادیاں کیں اور کبھی بھی افسردہ نہ ہوتے کہ بیٹیوں کا بوجھ ہے۔ کہتے یہ تو خدا کی دین ہے۔ میری بیٹی کی پیدائش پر کسی نے کہا کہ ایک بیٹی کا بوجھ آتار رہے ہیں۔ ایک اور آ گئی تو بے حد ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ بوجھ کیسا بچیاں تو خدا کی رحمت ہوتی ہیں۔ یہ اپنا رزق ساتھ لے کر آتی ہیں۔ میرے پہلے بیٹے کی پیدائش پر بے حد خوش ہوئے اور سب کو منع کر دیا کہ نام نہیں رکھنا۔ نام صرف میں اپنے پیارے آقا سے رکھواؤں گا۔ پھر میرے دوسرے بیٹے کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے اور اسے وقفِ نو میں شامل کرایا۔ خدا تعالیٰ ان کی اس آرزو کو پورا کرے۔ مجھ سے بھی بے حد پیار کرتے۔ اکثر پوچھتے کہ گھر میں کوئی تکلیف تو نہیں۔ بہت خوش ہوتے کہ میری اولاد فرماں بردار ہے۔

وفات سے دو دن پہلے اپنے والدین کو آخری خط لکھا جو وفات کے بعد موصول ہوا۔ جس میں شروع میں یہی لفظ لکھے کہ دعا کریں میرا خاتمہ بالخیر ہو۔ سب کو دعا سلام اور جماعت کے لئے بھی بہت دعائیں لکھیں۔ گھر میں بھی آخری خط لکھا کہ اب میں بہت تھک چکا ہوں اور مستقل طور پر گھر آنا چاہتا ہوں۔ گھر تو آئے مگر اپنے اصلی گھر۔ پندرہ اکتوبر کو ہی فون پر سب سے بات کی خیر تھی اپنی بیٹیوں سے بھی اور کہا اچھا جس طرح خدا کی مرضی۔

گھر پر بات کی۔ میں نے پوچھا ابو جان صحت کیسی ہے۔ کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ مجھے ان کی یہ آخری آواز اکثر یاد آتی ہے۔ اور پھر اسی دن اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ جانا تو ہم سب نے ہے۔ مگر سوائے صبر کے ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں۔ ان کے دم سے گھر میں جو رونق تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ جب خوب محفل جمتی گھنٹوں سلسلہ کی باتیں ہوتیں۔ طبیعت بہت اچھی تھی۔ پیار ہی پیار تھا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو جنت میں جگہ دے۔ اور ان کی اولاد کو توفیق دے کہ ان کے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الرفیق لبنیٰ

"پڑھیے"

ماہنامہ "مصباح" کے ضمیمہ میں پروفیسر مکرم میاں محمد افضل صاحب کا مضمون "پڑھیے اور تیز تیز پڑھیے" پڑھا۔ اس مضمون کے حوالے سے کچھ تجاویز سامنے آئیں SIR JOHN ADAMS کے شکریہ کے ساتھ وہ تجاویز پیش خدمت ہیں:

کوئی شخص بھی پڑھنے کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو پوپ POPE کے اس ضرب المثل پر یقین رکھتے ہیں۔ "PROPER STUDY OF MANKIND IS MAN" وہ بھی کتابوں کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کتابیں انسان لکھتے ہیں اور انسانوں کے لئے لکھتے ہیں۔

پڑھنا دراصل بہت سی دوسری مہارتوں کا مجموعہ ہے۔ مثلاً پہچان کرنا، سمجھنا، ترجمہ کرنا، سیکھنا، تجزیہ کرنا، وغیرہ وغیرہ پڑھنا ایک ایسا عمل ہے۔ جس میں مصنف کے خیالات علامتوں اور اشاروں کے ذریعے ہم تک پہنچتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محض علامتوں کی پہچان ہی ریڈنگ نہیں کہلاتی جب تک اس میں COMPR-EHENSION یعنی سمجھ نہ ہو۔ COMP-REHENSION کے سوا اور باتوں کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ پڑھنے اور لکھنے والے کے درمیان کچھ باتیں مشترک ہوں۔

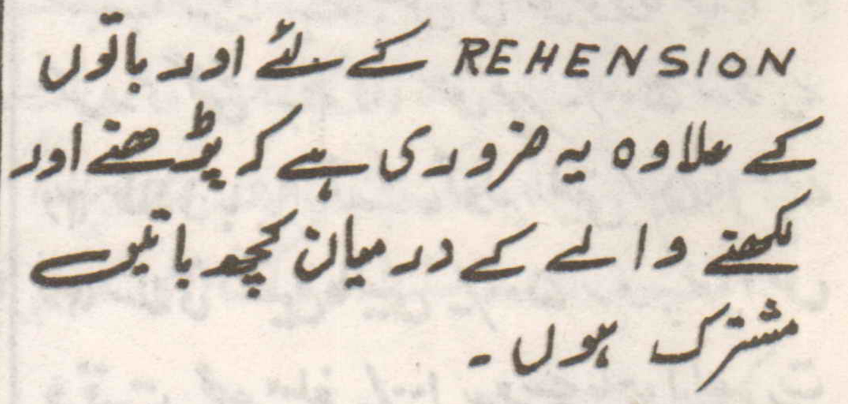

یہ ایریا جتنا زیادہ ہوگا COMPREH-ENSION یعنی سمجھ اور COMMU-NICATION یعنی خبررسانی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

پڑھنے کے ۴ (چار) مختلف مراحل ہیں۔

۱۔ SKIMMING یعنی پڑھنے کو سرسری نظر میں دیکھنا اور اس کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کرنا۔

۲۔ SCANNING کسی مخصوص عنوان کے لئے کتاب کا جائزہ لینا۔ ناشتے کے دوران اخبار کا مطالعہ بھی SCANNING کہلاتا ہے۔

۳۔ EXTENSIVE READING میں کسی کتاب کا سروے کیا جاتا ہے۔ اس میں تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ مواد جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس طرح طلبہ امتحان کے دن مکمل کتاب پڑھتے ہیں۔

۴۔ INTENSIVE READING کا تعلق تفصیلی مطالعہ سے ہوتا ہے۔ ریسرچ کرتے ہوئے INTENSIVE-READING کی جاتی ہے۔

پڑھنے کے دو طریقے ہیں

۱۔ METHOD OF COMPLE-TE DETAIL یعنی مکمل تفصیل سے پڑھنا

۲۔ RAPID IMPRESSION-METHOD یعنی تیزی سے پڑھنا۔

ہر طریق کے کچھ فوائد اور کچھ نقصانات ہیں۔ پڑھنے والے کو جو بھی طریق اپنانا ہو وہ اپنے رجحان کے مطابق اپنائے۔ ماہرین اس سلسلے میں یہ مشورہ دیتے ہیں کہ جن کی طبیعت میں تیزی ہو اور نتائج جلد اخذ کرنے والے ہوں وہ طریق نمبر ۱ اختیار کریں اور اس کے مخالف دوسرا طریق۔ لیکن یہ بہرحال پڑھنے والے کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کس طریق سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

وہ لوگ جو تیز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں وہ زیادہ لطف اٹھاتے ہیں اس لئے کہ سپیڈ کا لطف اٹھانے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یہ آپس میں VIRTUOUS چکر بناتے ہیں۔

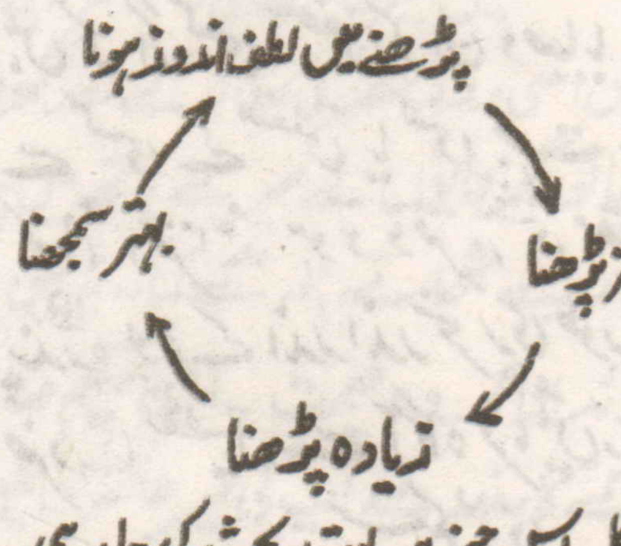

آج کل اس چیز پر بہت بحث کی جا رہی ہے کہ سکولوں میں بچوں کو زیادہ کام دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان پر بوجھ پڑتا ہے۔ یہ درست ہے بہت زیادہ کام سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اتنا کام جو صحت کے لئے خطرہ بن جائے اس کا تدارک ضروری ہے لیکن ہر وقت یہ احساس ہونا کہ ہم زیادہ کام سے تھک جاتے ہیں۔ منفی رجحان ہے پچھلے دنوں "الفضل" میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات پڑھیں کہ آپ جب ایک کام سے تھک جاتے ہیں تو کام کرنا بند نہیں کرتے بلکہ کام کی نوعیت بدل لیتے ہیں اور جسم اور دماغ نئے کام کو پوری توانائی کے ساتھ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ نئی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہے کہ انسان جب کام شروع کرتا ہے تو تین قوتیں ایک ساتھ کام شروع کرتی ہیں۔

۱۔ تھکاوٹ کا اثر
یعنی FATIGUE EFFECT

۲۔ مشق کا اثر
یعنی PRACTISE EFFECT

۳۔ SWING EFFECT

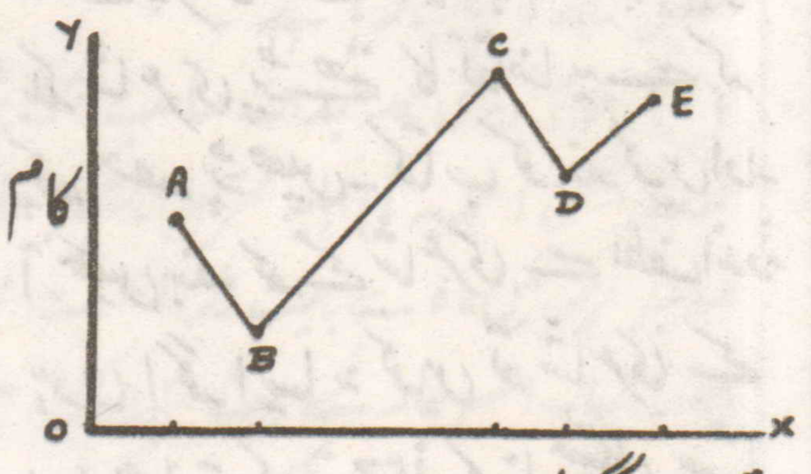

(تھکاوٹ کا گراف) FATIGUE CURVE

یہ گراف ظاہر کرتا ہے کہ کام کی رفتار شروع میں کم ہے لیکن اگر عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کو جاری رکھیں تو ماحصل زیادہ ہوتا ہے

پڑھنے کے لئے منصوبہ بندی بہت ضروری ہے۔ یعنی کون سے مضمون کو کتنی دیر پڑھا جائے۔ منصوبہ بندی سے پہلے یہ اندازہ بھی لگائیے کہ کل وقت کتنا ہے۔ نہ تو اپنی صلاحیت سے زیادہ اپنے پر بوجھ ڈالئے اور نہ یہ سوچئے کہ یہ کام ناممکن ہے۔ یہ دیکھئے کہ آپ کس مقصد کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ اپنا مطمح نظر بلند رکھئے۔ اگر مطمح نظر بلند نہیں ہوگا تو اس کو حاصل کرنے کے لئے کوشش بھی نہیں ہوگی۔ BROWNING نے بہت خوبصورت کہا ہے "AH BUT A MAN'S REACH SHOULD EXCEED HIS GRA-SP, OR WHAT'S HEAVEN FOR"? اس لئے اپنا مطمح نظر اونچا رکھتے ہوئے مضمون کا ٹائم ٹیبل بنائیں روزانہ کی بجائے ایک ہفتہ کا ٹائم ٹیبل زیادہ مناسب ہے۔ جو مضمون مشکل لگیں انہیں زیادہ وقت دیں۔ مشکل مضامین اس وقت رکھیں جب ذہن بالکل تازہ ہو۔ کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ سب مضامین کو روزانہ وقت دیا جائے۔ مضامین کی ترتیب ایسی ہو کہ ایک مشکل مضمون۔ ایک آسان۔ ایک مشکل۔ اسطرح دماغ کو آرام ملتا رہتا ہے۔

پڑھنے میں یادداشت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی دماغ میں یاد رکھنے کی ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یادداشت کو ٹھیک اور غلط رکھنے کے کسی حد تک ہم خود بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ کھانا، پینا، سونا یادداشت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ منشیات کا استعمال یادداشت کو بہت جلد کم کرتا ہے۔ وہ چیزیں جن میں پڑھنے کو دلچسپی ہو اچھی طرح اور دیر تک یاد رہتی ہیں۔ مثلاً لڑکیوں کے لئے لپ سٹک اور نیل پالش کا نمبر اور لڑکوں کے لئے کھیلوں کا سکور یاد رکھنا پہاڑے یاد رکھنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ پڑھنے کا بنیادی مقصد COMPREHENSION یعنی سمجھ بوجھ ہوتا ہے۔ لیکن کچھ چیزیں زبانی یاد کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ ان کا زبانی یاد کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اقتباسات، قوانین، حروف تہجی پہاڑے وغیرہ لیکن زبانی یاد کرنے اور رٹا لگانے میں فرق ہے۔ اگر کسی بچے سے پوچھیں ؟=۶×۷ ہوتا ہے۔ اگر وہ ۶ کا پہاڑا ۷ تک پڑھنے کے بعد ۴۲ کہے تو یہ رٹا ہے جو ٹھیک نہیں۔ لیکن اگر وہ فوراً کہہ دے ۴۲، تو یہ زبانی یاد کرنا ہے۔ اب یہ اس کی ذات کا حصہ بن چکا ہے۔ پس جو چیزیں یاد کرنے والی ہوں انہیں اسطرح یاد کرنا چاہیئے کہ وہ ذات کا حصہ بن جائیں۔ اس سے یادداشت پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ باوجود کوشش کے کوئی لفظ یاد نہیں ہوتا اور ذہن سے نکل جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لفظ کو ایک UNIT یعنی اکائی کی حیثیت سے یاد کیا جائے تو وہ بھول جائے گا۔ لیکن اگر اس لفظ کو پورے جملے میں یاد کیا جائے تو وہ یادداشت کا حصہ بن جائے گا۔ حافظ قرآن۔ قرآن مجید اسی طرح یاد کرتے ہیں۔

اگر یاد کرنے والی چیز کے حقائق اور واقعات کو منظم کر لیا جائے تو یہ یادداشت بڑھانے میں مدد دیتے ہیں ان طریقوں کو MNEMONICAS کہتے ہیں۔ مثلاً بچوں کو مہینے کے دنوں کی تعداد یاد کروانا مشکل ہے۔ لیکن اگر ترتیب ایسی بنائی جائے تو آسانی ہوگی۔

۳۰ دن ستمبر کے — اپریل جون نومبر کے
فروری کے اٹھائیس — باقی سب کے اکتیس
لیپ کا سال جب آئے — اٹھائیس میں ایک اور بڑھائے

اسطرح الفاظ کے پہلے لفظوں کو ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ایک لفظ بنا لینے سے یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ مثلاً WAPDA مخفف ہے۔
WATER AND POWER DEVELOPMENT AUTHORITY کا MNEMONICE بناتے ہوئے اس چیز کا خیال رکھیں کہ جس حد تک ممکن ہو اس کو ادا کرنا اور سمجھنا آسان ہو

پڑھنے کیلئے کچھ تجاویز

علیحدہ کمرہ پڑھنے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ساتھی میسر آئے جس کا معیار تعلیم، ذوق اور ٹائم ٹیبل آپ کے مطابق ہو تو ایسا ساتھی اکیلے پڑھنے کی نسبت زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ بیٹھ کر پڑھنا اس طرح کہ کمر سیدھی ہو کھڑے ہو کر پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر ڈھلوانی میز مل سکے تو زیادہ اچھا ہے۔ کرسی ایسی ہونی چاہئے۔ جس پر بیٹھ کر نہ تکلیف کا احساس ہو اور نہ ہی آرام دہ ہو۔ پڑھائی کے دوران کپڑے ڈھیلے ہوں اور پرانے ہوں۔ ان سب باتوں کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی تمام تر توجہ پڑھائی پر مرکوز ہو اور وہ اپنے جسم کی PRESENCE یعنی موجودگی کو محسوس نہ کر سکے۔

جس چیز کو پڑھنا مقصود ہو۔ پہلے اس کا ٹائیٹل دیکھئے۔ ٹائیٹل سے بہت سے خیالات سامنے آتے ہیں۔ اس کے بعد دیباچہ، ابتدائیہ، مختصر تعارف، فہرست مضامین مصنفوں اور پبلشرز کے ریمارکس اور ڈائیگرام دیکھنا نہ بھولئے اس سے کتاب اور مصنف کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ آج کل بہت سی کتب کے انڈیکس بنے ہوتے ہیں۔ کسی خاص موضوع کو ڈھونڈنے کے لئے انڈیکس کی مدد لیجئے۔

مضمون کو سمجھنے میں PUNCTUATIONS اور علامتیں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ سائنس کی کتاب پڑھتے وقت ان علامتوں کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے

جس چیز کو پڑھنا ہو اس پر ایک سرسری نگاہ ڈالیں اور قابل توجہ حصوں کو نوٹ کر لیں۔ اہم حصوں کو دوبارہ پڑھیں پڑھنے کے دوران کوئی ایسی چیز آ جائے جو غیر دلچسپ ہو اور اس پر توجہ رکھنا مشکل ہو تو اس کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔

SIR JOHN ADAMS لکھتے ہیں جسطرح جنگ کی تیاری کرنا پڑتی ہے اور دشمن کو سامنے دیکھ کر کبھی یہ خیال نہیں کیا جاتا کہ واپس بھاگ جائیں اسی طرح جب آپ پڑھنے بیٹھیں اور کوئی مشکل چیز آ جائے تو جسطرح میدان جنگ میں مقابلہ کیا جاتا ہے اسی طرح جرأت و حوصلہ اور مردانگی کے ساتھ مقابلہ کریں تو فتح یقیناً آپ کی ہوگی۔ ابتدا میں مشکل لگے گا۔ لیکن اس کی کوشش کے نتیجہ میں جب توجہ مرکوز ہوگی تو دلچسپی بھی یقیناً بڑھے گی۔

پیچھے بتایا گیا ہے کہ سپیڈ رفتار کا اندرونہ ہونے کے ساتھ گہرا تعلق ہے لیکن بعض اوقات اس اصول کو توڑنا پڑتا ہے۔ مثلاً شاعری کی کتاب پڑھتے وقت تیزی سے نہیں پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ شاعری پڑھنے کا تقاضا یہ ہے کہ کچھ حصہ پڑھیں۔ کتاب کو بند کریں اور آنکھیں بند کر کے شاعری سے لطف اندوز ہوں اگر ایسا نہ کریں تو شاعری کے احساسات کی ترجمانی کرنا مشکل ہوتا ہے۔

پڑھنے کی ایک اور تکنیک یہ ہے کہ سٹوڈنٹ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیئے۔ اس سے وہ ماحول سے اپنائیت محسوس کرتے ہیں۔ اچھے سٹوڈنٹ نہ صرف اچھی چیزیں اپنی ذات میں جمع کرتے ہیں۔ بلکہ ماحول کو بہتر رنگ میں مثبت بناتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کی خاطر مناسب نگرانی ضرور رکھیں۔ لیکن انھیں اپنے ہم عمر بچوں میں بیٹھنے کا موقع بہرحال ملنا چاہیئے۔

جو کتابیں آپ کی ملکیت ہوں پڑھنے کے دوران ان پر نشان لگانا فائدہ مند ہوتا ہے۔ لیکن دوسروں کی یا لائبریری کی کتب پر نشان لگانا درست فعل نہیں۔ کچھ ماہرین زبان نے تو یہ بھی کہا ہے کہ آپ کی وہ کتابیں جو آپ پڑھ چکے ہوں ایسی ہونی چاہیں جیسے وہ خود بول رہی ہوں۔ اس سے یادداشت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

مشکل الفاظ کو علیحدہ کاغذ پر لکھتے جائیں اور بعد میں ان کے معنی دیکھیں لیکن اگر الفاظ ایسے ہوں کہ ان سے مفہوم کے سمجھنے میں مشکل ہو تو انھیں اسی وقت دیکھنا ضروری ہے۔

موجودہ تحقیق کے مطابق ڈکشنری سے الفاظ یاد کرنا سودمند نہیں ہوتا جب تک ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کر کے اپنی ذات کا حصہ نہ بنا لیا جائے۔

سٹڈی میں صرف یادداشت پر ہی انحصار نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ ضروری ہے کہ جو پڑھا جائے اس کے نوٹس تیار کئے جائیں تاکہ ریکارڈ محفوظ رکھا جا سکے۔

ماہرین نفسیات نے بتایا ہے کہ جس طرح سانس لینے کا عمل تناسب والا ہے۔ اسی طرح ہماری توجہ بھی RHYTHMIC ہوتی ہے۔ T.V دیکھتے ہوئے جب کوئی سنسنی خیز سین آ جاتا ہے تو ہماری سانس رک جاتی ہے۔ اس وقت ہم پوری توجہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ہم CONCENTRATION BEAT میں ہوتے ہیں۔ BEATS دو قسم کی ہوتی ہیں۔

1- CONCENTRATION BEATS.

2- DIFFUSION BEATS.

DIFFUSION BEATS میں باوجود پڑھنے کے انسان سمجھ نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے دھرائی کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔ حضرت اقدس بانئ سلسلہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص میری کتب کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک طرح کا تکبر پایا جاتا ہے"۔ کم از کم تین دفعہ پڑھنا اسی لئے ہے تاکہ دھرائی ہو اور DIFFUSION BEATS کی کمی کو پورا کیا جائے۔

حرف آخر کے طور پر یہ کہنا ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے پڑھنا بہت اہم ہے۔ کیونکہ اگر کم پڑھا جائے گا تو زبان کا علم بھی کم حاصل ہوگا۔

★

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی اور جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ٢٧٧٢٥ میں عبدالکریم ولد عزیز احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت پور ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٢٠/٧/٩٠ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے سرمایہ دکان مالیتی -/50,000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/١٧٠٠ روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ عبدالکریم۔ کریم آپٹیکل سروس لیاقت پور نزد پوسٹ آفس لیاقت پور ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر ١ ڈاکٹر لطیف احمد ولد قاری غلام یٰسین صاحب لیاقت پور۔ گواہ شد نمبر ٢ راجہ منیر احمد وصیت نمبر ٢٢٦١١۔

مسل ٢٧٧٢٦ میں غفوراں بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ٥٠ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت پور ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٢٠/٧/٩٠ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (١) حق مہر -/٥٠٠ روپے (٢) طلائی بالیاں نصف تولہ مالیتی 1650 روپے (٣) سلائی مشین مالیتی -/٥٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/١٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ غفوراں بیگم معرفت کریم آپٹیکل سروس نزد پوسٹ آفس لیاقت پور ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر ١۔ عبدالکریم خاوند موصیہ مسل نمبر ٢٧٧٢٥۔ گواہ شد نمبر ١۔ ڈاکٹر عبداللطیف ولد قاری غلام یٰسین صاحب۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

دو احمدی دکاندار

۱۹۳۹ء میں جب میں پہلی بار دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان گیا تو پہلے کچھ روز میرا قیام لنگر خانہ میں رہا۔ لنگر خانہ کے بالکل سامنے ایک شیر فروش مولوی غلام رسول صاحب افغان کی دوکان تھی۔ مجھے کھانا لنگر خانہ سے مل جاتا اور ایک پاؤ دودھ کے لئے میں افغان صاحب کی دوکان میں چلا جاتا۔ میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب کام کرتے وقت زیر لب قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے۔ ضرورت سے زیادہ بات نہ کرتے۔ نہایت ایمان داری سے دودھ فروخت کرتے۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہوتی۔ اور جب بھی پیالے میں دودھ ڈالتے۔ اس میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا دبیز بالائی کا ڈالنا ہرگز نہ بھولتے۔ خالص دودھ نہایت لذیذ ہوتا اور صرف دو پیسے میں پاؤ بھر مل جاتا تھا۔

بعد میں جب مجھے مدرسہ احمدیہ کی متفرق کلاس میں داخلہ مل گیا تو میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں منتقل ہو گیا جو لنگر خانہ سے بالکل متصل تھا۔ ان ایام میں بھی دودھ پینے کے لئے مولوی غلام رسول صاحب افغان ہی کی دوکان میں جایا کرتا۔ ان کا رنگ سرخ و سفید۔ سرخی داڑھی۔ عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہو گی ان کا ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنا مجھے اچھا بھی لگتا اور متاثر بھی کرتا۔ کئی بار دل میں خیال آیا کہ یہ لوگ بڑی دور سے یہاں آ کر ایمانداری اور راستبازی کا کتنا اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

متفرق کلاس میں دو اساتذہ تھے۔ مولوی محمد شہزادہ خاں صاحب اول مدرس تھے۔ اور مولوی ظفر الاسلام صاحب ان کے نائب تھے۔ اوّل مدرس صاحب عربی کے بڑے عالم تھے۔ میں نے ان سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑی مشکل عربی تصانیف اور عربی قصائد پڑھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مولوی غلام رسول صاحب افغان کے داماد ہیں۔ مولوی محمد شہزادہ خاں صاحب بھی نہایت متقی کم گو۔ بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے اور نظم و ضبط کی پابندی کرانے والے تھے اس سے میرے دل میں قادیان میں رہنے والے بزرگوں کے بارہ میں خواہ وہ دوکاندار ہوں یا کسی اور پیشہ سے تعلق رکھنے والے ہوں حسن ظن پیدا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا ہی رہا۔

۲۔ امسال ۱۹۹۰ء کے شروع میں جب نئی گندم نکلی تو حسب سابق میں نے بھی سال بھر کے لئے گندم خرید لی۔ اسے محفوظ کرنے کیلئے پارہ کی ضرورت تھی تاکہ اس میں ریت ملا کر گندم میں ڈالا جائے۔ ناصر دواخانہ میں پارہ موجود نہیں تھا۔ میں اس کی تلاش میں خورشید یونانی دواخانہ میں گیا معلوم ہوا کہ پارہ برائے فروخت موجود ہے۔ اور دو تولے پارہ پچیس روپے میں بنتا ہے۔ میں نے دواخانہ کے کارکن سے کہا بھی کہ پہلے تو چار پانچ روپے تولہ بکا کرتا تھا۔ مگر اس نے اصرار کیا کہ پچیس روپے سے کم میں نہیں ملے گا۔ میں نے پچیس روپے دئے اور دو تولے پارہ خرید لیا۔

حسن اتفاق سے جب میں گول بازار سے رحمت بازار (منڈی) آ کر ایک دوکان سے سودا سلف لے رہا تھا تو جناب حکیم مولوی خورشید احمد صاحب بھی وہاں تشریف لائے خیریت پوچھی تو میں نے کہا۔ باقی تو سب خیریت ہے۔ البتہ پارہ بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ تعجب سے دریافت کیا کہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی ابھی آپ کے دواخانے سے دو تولے پارہ خرید لایا ہوں۔ اسکی قیمت مجھ سے پچیس روپے وصول کی گئی ہے۔ فرمایا۔ کوئی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے۔ میں جا کر دریافت کروں گا۔ اتنی گفتگو کے بعد میں گھر لوٹ آیا۔ راستہ میں خیال آیا کہ حکیم صاحب بہت مصروف انسان ہیں۔ کئی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر ہیں یہ چھوٹی سی بات انہیں کہاں یاد رہے گی۔

لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب میں اسی روز عصر کی نماز کے بعد گھر واپس آیا تو گھر والوں نے میرے ہاتھ میں پندرہ روپے تھماتے ہوئے کہا کہ یہ لیں پارہ کی زائد ادا کردہ قیمت۔ ابھی حکیم صاحب کے کارندے آپ کی غیر حاضری میں یہ رقم واپس کر گئے ہیں۔

ان ہر دو واقعات میں نصف صدی کا طویل عرصہ حائل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ قادیان کے دوکانداروں کے بارہ میں میرا جو مشاہدہ تھا۔ وہ ربوہ میں بھی برابر دیکھنے میں آیا۔ یہ معیار ہم نے ہر جگہ قائم رکھنا ہے۔ دیانت داری سچائی اور ایمانداری کا جو نمونہ ہمارے بزرگ اسلاف نے دکھایا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اب تک قائم ہے۔ ذکر الٰہی کرنے والے اور لغو باتوں سے پرہیز کرنے والے دوکاندار اب بھی مثالی احمدی دوکاندار بن سکتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سیف علی صاحب ناظم انصار اللہ ضلع تھرپارکر و صدر جماعت میرپور خاص سندھ کے صاحبزادے خالد محمود صاحب کا مورخہ ۲۶ ستمبر ۹۰ء کو فضل عمر ہسپتال میں گردے کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔

○ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ عرصہ تین ماہ سے پیٹ میں السر سے سخت بیمار ہیں۔ السر سارے پیٹ میں پھیل چکا ہے۔ اور وہ شدید کمزور ہو چکی ہیں۔

○ مکرم نسیم احمد صاحب ابن مکرم محمد سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خلیل آباد ضلع کوٹلی ایک مہینہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم فتح محمد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ بشریٰ ناصرہ صاحبہ اہلیہ راجہ عبد الرشید صاحب جہلم پانچ ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے جو راولپنڈی میں ہو گا۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ اگست ۱۹۹۰ء کو چوتھی بچی عطا فرمائی ہے۔ جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ کا نام "مریم صدیقہ" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان دار القضاء ربوہ

(مبشر احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ مولوی عبد الرزاق صاحب)

"مکرم مولوی عبد الرزاق صاحب سکنہ مکان نمبر ۱۷/A/۱۷، بلاک نمبر ۱، ڈیرہ غازیخاں کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود امانتاً رقم (مبلغ -/۱۰۰۰ روپے) ہمیں ادا کی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نظارت اشاعت کے بھائی مکرم عبد الرشید صاحب مقیم محلہ دار العلوم غربی مختصر علالت کے بعد ۲۳ ستمبر ۱۹۹۰ء کی صبح کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر ۵۴ سال تھی۔

آپ مکرم میاں محمد دین صاحب (آف مانگٹ اونچے) رفیق حضرت اقدس کے پوتے اور مکرم میاں پیر محمد صاحب (آف پیر کوٹ ثانی) رفیق حضرت اقدس کے نواسے تھے۔ بیوہ کے علاوہ آپ کے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔

احباب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صـ ۴ سے آگے

تمام اوصاف کو اپنائے۔ آخر میں دعا کریں کہ میرے میاں کو جو آج کل کینیڈا میں ہیں اپنی تمام تر ذمہ داریاں احسن طریق سے نبھانے کی توفیق دے اور ہم سب کا پیارا خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔

دنیا تو اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکثر دکھ قولِ سدید چھوڑنے سے پیدا ہوتے ہیں

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمایا:۔ "یہ وہ آیت ہے جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کے موقع پہ پڑھا کرتے تھے دنیا میں معاشرے کی اکثر خرابیاں ٹیڑھی باتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں آپ صرف ایک موقعہ یعنی شادی بیاہ کے معاملات پہ چسپاں کر کے دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ شادی کے نتیجہ میں سوسائٹی کے اندر جتنے بھی دکھ پیدا ہوتے ہیں وہ صرف ایک FACTOR یعنی سیدھی بات چھوڑنے کا نتیجہ میں لڑکی والے لڑکی کے نقص چھپا رہے ہیں لڑکے والے لڑکے کے نقص چھپا رہے ہیں کوئی آمدن بڑھا کر بتاتے ہیں تو کوئی طبیعت غلط بیان کرتے ہیں۔ سخت مزاج ہوتا ہے کہتے ہیں بڑا ہی پیارا اور بڑا ہی نیک مزاج بچہ ہے یہ تو۔ بس مٹ جائے گا اپنی بیوی کے لئے۔ کوئی بیمار عورت ہے اس کو بچے کی طاقت نہیں ہے اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے پھر جہیز کے دھوکے ہیں۔ بُری کے دھوکے ہیں ٹیڑھی باتیں اور نارمل حالات سے بدل کر محبت کے اظہار ہوتے ہیں حالانکہ دو تین مہینے کے اندر ہی سارا گھر ننگا ہو جاتا ہے کہ ان کا مزاج کیسا ہے؟ بس ہمارے معاشرے میں بیاہ شادی کے اکثر دکھ قولِ سدید یعنی سیدھی اور صاف بات چھوڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۸۳ء)

عطیہ خون ——— خدمت بھی عبادت بھی

(نظامت خدمت خلق)

پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ

ایک ہونہار احمدی طالب علم عزیز مکرم مدثر احمد صاحب ابن مکرم محمد اعظم صاحب واہ کینٹ نے بی کام فائنل کے امتحان میں دو مضامین کوسٹ اکاؤنٹنگ اور ایڈوانس اکاؤنٹنگ میں سو فیصد نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس اعزاز پر یونیورسٹی انہیں گولڈ میڈل دیگی۔ عزیز موصوف مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے

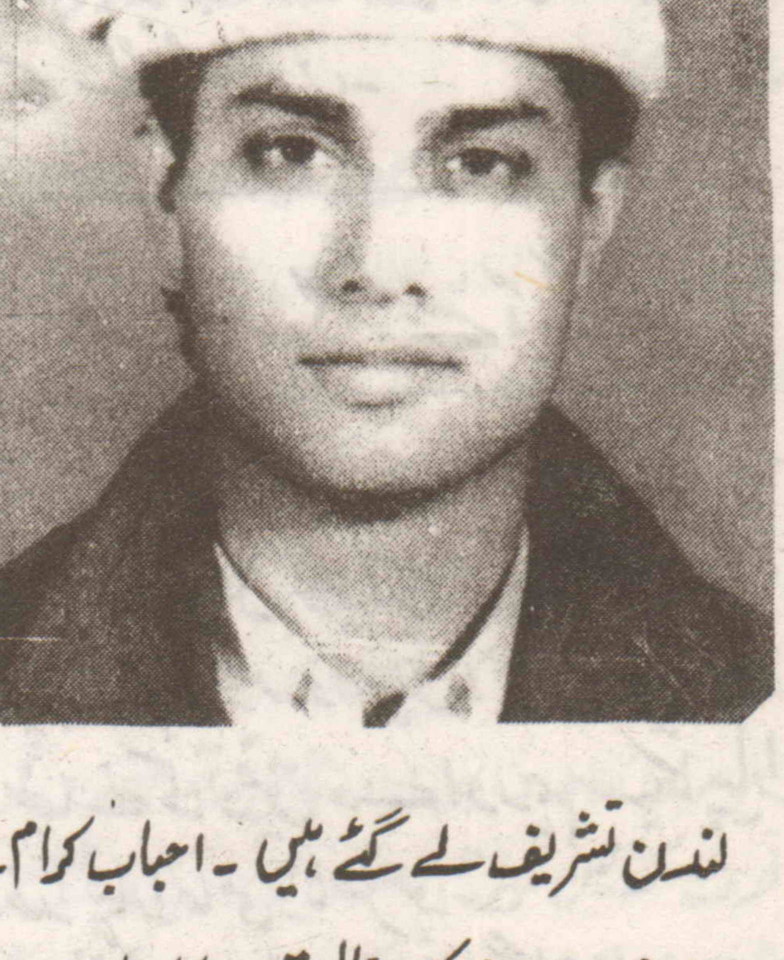

لندن تشریف لے گئے ہیں۔ احباب کرام سے عزیز موصوف کی اعلیٰ ترین کامیابیوں اور ترقیات کے عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا، آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضلِ خدا کامیاب علاج گاہ۔
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور۔ رحمت بازار ربوہ

خوشخبری
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
اوقات کار۔ ۴½ شام تا ۸ بجے شب
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام۔
ڈینٹسٹ:۔ رانا مدثر احمد

خبریں

ملکی خبریں

○ پشاور ہائی کورٹ کے ایک فل بنچ نے صوبہ سرحد کی اسمبلی توڑنے کے فیصلے کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد شیر پاؤ کی رٹ درخواست منظور کر کے سرحد اسمبلی اور کابینہ کو بحال کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کے تیس منٹ بعد سپریم کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس عثمان علی شاہ نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کے اعلان کے فوراً بعد پیپلز پارٹی کے ۲۸ ارکین اسمبلی نے اجلاس بلانے کی درخواست اسمبلی کے سپیکر مسعود کوثر کو پہنچادی مگر سپیکر کو سادے کاغذ پر اجلاس نہ بلانے کا حکم پہنچا دیا گیا۔ جس پر سپیکر نے اسمبلی کا اجلاس بلانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سرحد آفتاب شیرپاؤ نے کہا ہے کہ ہم آئینی اور قانونی جنگ جیت گئے ہیں پشاور ہائی کورٹ کا تاریخی فیصلہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ سابق وفاقی وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا کہ جس گورنر کے تمام فیصلے عدالت عالیہ نے غلط قرار دے دیئے ہوں اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

○ پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے زبردست جلوس نکالا۔ اس فیصلے کے فوراً بعد پشاور میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ سرحد اسمبلی کا فیصلہ درست ہے اسے قبول کیا جائے۔

○ میاں ممتاز دولتانہ نے سرحد اسمبلی کی بحالی کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مارشل لاء کے بادل امڈ رہے ہیں۔

○ پاکستان نے بیجنگ میں ہونیوالی ایشیائی کھیلوں میں ہاکی کے ایک میچ میں ایشیا کی ہاکی چیمپئن جنوبی کوریا کو صفر کے مقابلے میں ۵ گول سے ہرا دیا۔ پہلے ہاف میں دو اور دوسرے ہاف میں تین گول کئے گئے۔ عرفان نے تین اور شہباز نے دو گول کئے

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے عراق کی فضائی ناکہ بندی کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے مطابق کویت اور عراق جانے والے تمام طیاروں کو روکا جا سکے گا۔ اور ان کی تلاشی لی جا سکے گی۔ لیکن اس ناکہ بندی کے لئے طاقت کے استعمال کی منظوری نہیں دی گئی۔ کیوبا نے قرارداد کی مخالفت میں ووٹ ڈالا۔

○ روس کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورنازے نے کہا ہے کہ کویت پر عراقی قبضے سے خلیج میں ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں کسی بھی وقت جنگ چھڑ سکتی ہے انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر کویت پر عراقی قبضہ جاری رہا تو اقوام متحدہ اپنے اختیارات استعمال کرے گی۔ انہوں نے مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے سٹینڈنگ انٹرنیشنل ملٹری فورس کے قیام کی تجویز پیش کی۔

○ عراق نے مشرق وسطیٰ میں تیل کی تنصیبات پر حملے کی جو دھمکی دی ہے اسکی روس نے مذمت کی ہے۔ فرانس نے کہا ہے کہ اس دھمکی پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیئے۔

○ ایران اور شام نے عراق کے بارے میں متفقہ پالیسی طے کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن اسکی تفاصیل نہیں بتائی گئیں

○ امریکہ نے خلیج کے بحران سے متاثرہ تیسری دنیا کے ملکوں کی امداد کرنے کی اپیل کی ہے۔ عالمی مالیاتی فنڈ نے اس مقصد کے لئے خصوصی مالیاتی رابطہ کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔